سوال

(378) مردار کی ہڈی کی تجارت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مردار کی ہڈی تجارت جائز ہے۔ یاناجائز مردار کی ہڈی سے مرادیہ ہے کہ ہر ایک حلال وحرام جانور مردہ کی ہڈی جیسے کتا۔ سور وغیرہ کی ہڈی بھی مل کر رہتی ہے۔ اس کی تجارت کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حلال جانوروں کی ہو تو بلاشبہ جائز ہے۔ ملی جلی بے اتیاز ہو تو مشتبہ ہے۔ واللہ اعلم۔ (اہلحدیث 19جمادی الاول 1342ہجری)

شرفیہ

ماکول الحم (1) مذبوح کی ہڈی کے جواز پر کلام نہیں۔ اور غیر ماکول الحم کے استعمال وفروخت کو ہاتھی دانت پر قیاس کر کے جواز پر استدلال ہوسکتا ہے۔ کہ حدیث وآثار صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے ہاتھی دانت کا استعمال ثابت ہے۔ اور استعمال اور فروخت کا حکم ایک ہے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اخر حدیث طویل یا ثوبان اشتر لفاطمة قلادہ من عصب وسواین من عاج انتہی

(سنن ابی داؤد باب الانتفاع بالمعاج) (ابو سعید شرف الدین دہلوی)

تشریح

ہڈی کی تجارت جائز ہے۔ ماکول الحم کی ہو غیر ماکول الحم کی صحیح بخاری صفحہ نمبر 170 میں ہے۔

قال حماد لا باس بریش التنیۃ وقال الذہري فی عظام الموتٰی نحول الفیل وغیرہ ادرکت ناسا من سلف العلماء یمتشطون بہا ویدہنون فیہا لا یرون بہ باسا وقال ابن سیرین وابراہیم لا باس بتجارۃ العلج انتہی

یعنی حماد بن ابی سلمان کوفی فقیہ نے کہا کہ مردار پر میں کچھ مضائقہ نہیں ہے ۔ یعنی مردار کا پر نجس نہیں ہے ۔ ماکول الحم کا پر ہو یا غیر ماکول الحم کا ہو ۔ زہریر حمۃ اللہ علیہ نے مردار جانور جیسے ہاتھی وغیرہ کی ہڈیوں کے بارے میں یعنی ان جانوروں کی ہڈیوں کے بارے میں غیر ماکول الحم ہیں ۔ کہا کہ میں نے بہت سے علما سلف کو پایا کہ وہ ان ہڈیوں کے کنگھے استعمال کرتے تھے ۔ اوران میں کچھ مضائقہ نہیں سمجھتے تھے اورابن سیرین اور ابراہیم نے کہا کہ ہاتھی دانت کی تجارت میں کچھ مضائقہ نہیں ان بہت سے علمائے سلف ابن سیرین ۔ ابراہیم کے قول کی تائید ابو داود کی اس حدیث سے ہوتی ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 357

محدث فتویٰ